اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ ... مَحْمُوْدًا

THE ALFAZL QADIAN

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۵۹ مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء یوم جمعہ مطابق ۱۴ شعبان سنہ ۱۳۴۷

آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے لئے احمدی مبلغ کی مساعی

جناب صوفی محمد حسن موسیٰ خاں صاحب احمدی مبلغ آسٹریلیا اپنی تازہ رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

سال ۱۹۲۸ء کا خاتمہ آسٹریلیا میں نہایت مبارک طور سے ہوا۔ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۲۸ء کو پہلا احمدی جلسہ اس ملک میں ہوا۔ جس میں علاوہ احمدیوں کے دوسرے مسلمان بھی شریک ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور دیگر حالات سنانے کا اچھا موقعہ ملا۔ تبلیغ کی گئی۔ جس کا خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھا اثر ہوا۔ یہ جلسہ احمدیت کے لئے اس ملک میں آئندہ جلسوں کے لئے سنگِ بنیاد کے طور پر کام دے گا۔ انشاء اللہ۔ ہر سال ایسے جلسے کر کے احمدیت کی تبلیغ سارے آسٹریلیا میں کی جایا کرے گی۔

صوفی صاحب موصوف کی رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جزائر فجی میں جہاں ہزار کے قریب مسلمانوں کی آبادی ہے۔ وہ تبلیغی خط و کتابت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے حال میں انہیں لکھا ہے۔ میں سلسلہ احمدیہ کے تبلیغی کام سے بہت دلچسپی لے رہا ہوں۔ براہ کرم اس سے ہمیشہ مجھے مطلع کرتے رہا کریں۔

جزائر فجی میں جملہ مسلمانوں کی ایک کانفرنس ۱۹۔ دسمبر سے ۲۳ دسمبر ۱۹۲۸ء تک ہوتی رہی جس میں مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی تجاویز

مدینۃ المسیح

جناب سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مع اہل و عیال جدہ سے تشریف لائے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب بدستور علیل ہیں۔ ابھی تک کوئی قابل ذکر افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا صحت فرماتے رہیں۔

جناب ناظر صاحب اعلیٰ سلسلہ کے کام کے لئے گورداسپور تشریف لے گئے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ۲۰۔ لغایت ۲۵۔ جنوری رخصت پر رہے۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے ان کی جگہ بھی کام کیا۔

مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء

امسال مجلس مشاورت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایت کے ماتحت بتواریخ ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - مارچ ۱۹۲۹ء ایام تعطیل ایسٹر میں منعقد ہوگی۔ چونکہ ۲۹ کو جمعہ ہے۔ اس لئے مجلس کا انعقاد نماز جمعہ کے بعد شروع ہو کر اتوار کی دوپہر تک رہیگا۔ تمام جماعتیں مطلع رہیں۔

تمام خط و کتابت متعلق سوالات و ڈیلیگیٹس و تجاویز براہ راست حسب دستور قدیم دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب سے کی جائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مجلس مشاورت کے نمائندے

جملہ انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان اخبار الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۲۹ء عرض کی گئی تھی۔ کہ وہ مجلس مشاورت کے لئے اپنے اپنے نمائندوں کا انتخاب کر کے خاکسار کو ۲۵ جنوری ۲۹ء تک مطلع کر دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک صرف سات جماعتوں کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ لہذا بطور یاددہانی مکرر عرض ہے۔ کہ براہ مہربانی بہت جلد اپنے اپنے نمائندے منتخب کر کے ان کے اسمائے گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں نیز منتخب نمائندگان مشاورت کے موقعہ پر سوالات اور ایجنڈا کے لئے جو تجاویز بھیجنا چاہیں۔ یکم مارچ تک روانہ فرمائیں۔ تاکہ ایجنڈا تیار کر کے بآسانی بروقت طبع کرایا جاسکے۔ خاکسار یوسف علی سکرٹری مجلس مشاورت

آزمائشی ریل گاڑی

۲۵ جنوری ۱۹۲۹ء بروز جمعہ امرتسر سے ایک خاص آزمائشی گاڑی صبح ۸ بجے کے قریب روانہ ہوگی۔ جو قادیان ۱۰½ بجے پہنچے گی۔ اور پھر ایک بجے قادیان سے واپس ہو کر ۳½ بجے امرتسر پہنچ جائے گی۔ اس پر بٹالہ۔ امرتسر کے احباب بالخصوص اور لاہور سے بھی جمعہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بعد جمعہ واپسی کے لئے شام کو ½ ۴ بجے کے قریب گاڑی چھوٹتی ہے۔ یہ گاڑی انجن کی آزمائش کے لئے آئے گی۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ کسقدر زیادہ سے زیادہ سواری کے لئے موزوں ہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر اس میں کامیابی ہو۔ تو انشاء اللہ مستقل گاڑیوں کا خاطر خواہ انتظام ہو سکیگا۔ ناظر امور خارجیہ۔ قادیان۔

پوسٹ ماسٹر جنرل کو لکھیں

۲۲ جنوری کا الفضل نمبر ۵۸ - ۲۱ - جنوری کی ۹ بجے صبح تمام کا تمام ڈاکخانہ قادیان میں پہونچا دیا گیا تھا۔ اگر ڈاکخانہ نے اس کا معتدبہ حصہ آج کی ڈاک سے نہیں بھجوایا تو ہمارا قصور نہیں۔ تمام ایسے خریداران الفضل کی خدمت میں بہ تاکید عرض ہے۔ کہ الفضل کا جو جو پرچہ ان کو مقررہ وقت پر نہ پہونچا ہو۔ خصوصاً پرچہ نمبر ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - وہ براہ راست ایک درخواست پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب مقام لاہور کو لکھ دیں۔ کہ ہمیں اخبار الفضل جس کے ساتھ ہمارے مذہبی تعلقات وابستہ ہیں۔ قادیان سے باوجود وقت پر پوسٹ کئے جانے کے نہیں ملتا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکخانہ قادیان اسے روک لیتا ہے۔ اور دوسرے دن پوسٹ کرتا ہے۔ ہمارا اس میں سخت حرج اور نقصان ہے۔ جلد تر تدارک کیا جائے۔

یہ درخواست لکھ کر لفافہ میں بند کر کے اس پر لکھ دیں۔ شکایت ڈاک اور اپنا نام پتہ لفافہ پر بھی لکھ دیں۔ ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں کوئی صاحب اس بارے میں تساہل نہ کریں۔ منیجر الفضل قادیان۔

اخبار احمدیہ

فوجی تعلیم کیواسطے امتحان

ہیڈ کوارٹرز رائل ایئر فورس دہلی سے اطلاع آئی ہے کہ فوجی سکول میں داخلہ کا امتحان ۲۵ - جون ۲۹ء کو شملہ میں اور ۱۹ - نومبر ۲۹ء کو دہلی میں ہوگا۔ امتحان میں داخلہ کے واسطے درخواستیں یکم اپریل کو ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ داخلہ کی کچھ فیس نہیں ہے۔ گزشتہ سالوں کے نمونہ کے سوالات مشہور کتب فروشوں سے مل سکتے ہیں یا ولایت کی کمپنی Industrial House, Kingsway, London. W.C.2. سے مل سکیں گے۔ امیدوار کی عمر ۱۸ سے زیادہ اور ۲۰ سے کم ہونی چاہیئے۔ اور کم از کم انٹرنس پاس ہونا چاہیئے۔ کالج کی تعلیم قریباً دو سال ہوگی۔ اور پاس ہونے پر شاہی فوج میں کمیشن ملیگا۔ بعض طلباء کو سرکاری وظیفہ دینے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ زیادہ مفصل حالات ہیڈ کوارٹر کو لکھنے سے مل سکیں گے۔ جو احمدی نوجوان اس امتحان میں جائیں۔ وہ دفتر ھذا کو بھی اطلاع دیں۔ ناظر امور خارجیہ قادیان

تلاش سامان

۲۵ - دسمبر کو جو ٹرین ۱۰ بجے صبح دارالامان پہونچی تھی۔ اس کے کنکشن میں جو ٹرین بٹالہ سے پٹھانکوٹ گئی۔ اس میں ایک کشمیری دھسہ دو جوڑے مستعمل مردانہ سلیپر اور ایک تولیہ۔ ایک سفید چادر میں بندھے ہوئے رہ گئے اگر کسی دوست کو ملے ہوں۔ تو مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار فضل محمد دفتر کمشنر صاحب بہادر۔ راولپنڈی

کامیابی

احباب یہ سن کر خوش ہونگے۔ کہ صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر ابن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے گزشتہ سال پنجاب یونیورسٹی کے دو امتحان دیئے تھے۔ یعنی ایف۔ اے اور ادیب عالم۔ ایف اے میں کمپارٹمنٹ میں ہونے کی وجہ سے اب نتیجہ نکلا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر دو امتحانوں میں اچھے نمبروں پر کامیابی بخشی ہے۔ یعنی ایف اے میں انہوں نے ۴۲۰/۳۰۰ نمبر حاصل کئے۔ اور امتحان ادیب عالم میں ۴۰۰/۳۴۰ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیز نذیر احمد صاحب سید ڈاکٹر طالب علم آگرہ کے آخری سال کا امتحان قریب ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ ماسٹر عبدالرحمٰن نومسلم قادیان۔

۲۔ میاں احیاء الدین صاحب سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج پشاور صوبہ سرحدی کی طرف سے فوجی مقابلہ کے لئے دہلی بھیجے گئے تھے آپ انٹرویو میں فرسٹ رہے ہیں۔ اور آپ کے بقیہ امتحان کے پرچے لنڈن گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان میں بھی کامیابی عطا کرے۔ خاکسار۔ عبدالاحد مولوی فاضل قادیان

۳۔ میرا لڑکا بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد الدین۔ امرتسر

۴۔ ہماری جماعت کے امیر و سکرٹری ڈاکٹر ولی اللہ صاحب بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے بندہ یٰسین لونا

۵۔ میں اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹری کا کورس پاس کرنے کے لئے ٹریننگ سکول لائل پور میں ۲ ماہ کے لئے آیا ہوا ہوں۔ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید عبدالرحیم لدھانوی۔ لائلپور

اعلان نکاح

۱۔ بشیر احمد پسر چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ داتا زید کا کا نکاح زینب بی بی بنت چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ تین سو روپیہ مہر پر ۲۹ - دسمبر ۱۹۲۸ء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

۲۔ مساۃ شریفاً بنت اسمٰعیل ساکن غوث گڑھ۔ ریاست پٹیالہ کا نکاح بالعوض [illegible] روپیہ مہر پر [illegible] ساکن [illegible] لوہٹ ضلع لدھیانہ سے مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا [illegible]

۳۔ میری لڑکی مساۃ فاطمہ کا نکاح بالعوض روپیہ مہر پر برکت اللہ ولد اسمٰعیل ساکن غوث گڑھ۔ ریاست پٹیالہ سے مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا

۴۔ ملک عنایت اللہ صاحب پسر ملک اکبر علی صاحب حکیم ساکن داتا زید کا کا نکاح آمنہ بیگم صاحبہ بنت قاضی رکن الدین صاحب لمجی ساکن ہرچوکے ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ چھ سو روپیہ مہر پر ۲۹ - دسمبر ۱۹۲۸ء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے

خاکسار رفیق احمد لمجی عفا اللہ عنہ

دعائے مغفرت

۱۔ جلال خاں صاحب افغان کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبدالحمید سیکرٹری نئی دہلی

۲۔ میاں غلام رسول صاحب خوجہ سکنہ بھابڑہ ۳۰ - دسمبر فوت ہو گئے۔ بزرگان ملت سے التجا ہے۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ کیونکہ انکا جنازہ پڑھنے والا کوئی احمدی نہ تھا۔ مرحوم نہایت جوشیلے احمدی تھے۔

محمد الدین مدرس بھابڑہ

۳۔ قبلہ ام حکیم محمد شہامت خاں صاحب عرائض نویس نادون جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ ۱۷ - جنوری ۱۹۲۹ء بوقت شام انتقال فرما گئے۔ جماعت بہت کم تھی اس لئے درخواست ہے۔ کہ تمام جماعتیں دعائے مغفرت فرمائیں۔

مطلوب خاں سب اسسٹنٹ سرجن ضلع کانگڑہ

الفضل

نمبر ۵۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

افغانستان کا تازہ انقلاب

سابق شاہ کابل امان اللہ خاں یورپ کی سیاحت سے کچھ ایسے متأثر ہوئے۔ کہ انہوں نے نہ صرف خود یورپ کی ہر بات میں تقلید کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ بلکہ اپنی ملکہ کو بھی مغربی رنگ میں رنگ دیا۔ ملکہ نے نقاب تو جہاز پر سوار ہوتے ہی اتار دیا تھا۔ لیکن یورپ پہونچ کر وہاں ایسے ایسے زنانہ فیشن اختیار کئے۔ جو مغربی شرفا کی خواتین میں سے بھی شاذ ہی کوئی پسند کرتی ہوں۔ آخر امان اللہ خاں جب سیاحت ختم کر کے اپنے ملک میں پہونچے۔ تو مغربی تہذیب و تمدن سے اس درجہ مسحور ہو چکے تھے۔ کہ انہوں نے اپنے ملک میں مغربی معاشرت جاری کرنے کے لئے جبر سے کام لینا شروع کر دیا۔ اور یہ چاہا کہ دم بھر میں ملک کی کایا پلٹ کر رکھ دیں۔ اور کابل سے مشرقی ملک کو مغربی دنیا کا ایک خطہ بنا دیں۔ اس کے لئے ملک کے مختلف حصص کے نمائندوں کو ایک مجلس مشاورت میں مدعو کر کے ان کی ڈاڑھیاں منڈا دیں۔ انہیں کوٹ پتلون پہننے پر مجبور کیا گیا۔ اور پگڑی کی بجائے ہیٹ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسے احکام جاری کئے گئے۔ جو نہ صرف معاشرتی لحاظ سے افغانستان جیسے ملک کے لئے بالکل انوکھے تھے۔ بلکہ اسلامی تعلیم کے بھی بالکل خلاف تھے ؛

ان وجوہات سے جب افغانستان میں شورش پیدا ہوئی تو ہندوستان کے کئی ایک منچلے مولانا امان اللہ خاں کے ہر ایک حکم کو جائز قرار دینے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ لوگوں کی ڈاڑھیاں منڈانا۔ ہیٹ پہننے کے لئے مجبور کرنا عورتوں کا پردہ اڑانا وغیرہ سب ایسے احکام ہیں۔ جن کے جاری کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ افغانستان کے حالات کے لحاظ سے بالکل جائز اور درست ہیں ؛

ایسی حالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والاصفات ہی تھی۔ جس نے حکومت کابل کی اس روش کو نقصانات اور خطرات سے پر دیکھا۔ چنانچہ آپ نے ۱۶ نومبر کو ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو "مسلمان حکومتوں کی دین سے بے اعتنائی" کے عنوان سے ۲۳ نومبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں آپ نے ان تباہیوں اور بربادیوں کا ذکر فرماتے ہوئے جن سے مسلمانوں کو دین سے علیحدہ ہو جانے کی وجہ سے دوچار ہونا پڑا۔ اور ان کی موجودہ ذلیل حالت کو پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مسلمانوں کی اس ذلت میں یقیناً دینی کمزوری کا بھی دخل ہے۔ لیکن افسوس مسلمانوں نے اسے سمجھا نہیں۔ اور جب بھی قدم اٹھایا۔ غلط ہی اٹھایا۔ پہلے تو وہ افراد کے رنگ میں اٹھاتے تھے۔ اب حکومت کے رنگ میں اٹھانے لگے ہیں۔ اور وہ بھی غلط ہی اٹھا رہے ہیں"۔

اس کے بعد حضور نے ترکی کی لامذہبیت اور اسلام سے علیحدگی کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اب یہ مرض دوسرے ممالک میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ آہستہ آہستہ افغانستان میں بھی جس کے متعلق خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ سب سے آخر اس کا شکار ہوگا۔ پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ وہاں بھی ہیٹ اور انگریزی لباس پہننے اور ڈاڑھی منڈانے کا حکم دیا گیا ہے"۔

بالآخر فرمایا:۔

"میں نے پہلے ان امور کو دیکھا۔ تو خیال کیا۔ کہ یہ ترکوں پر مخالفین کے حملے ہیں۔ مگر جب تصدیق ہوئی۔ تو پھر میں نے سمجھا۔ شائد یہ وبا ترکوں تک ہی محدود رہے۔ مگر اب دوسروں تک اس کے اثر کو دیکھ کر میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنی رائے اس کے متعلق بیان کر دوں۔ اور جہاں جہاں تک ہماری آواز سنی جائے۔ ہم بتا دیں۔ کہ یہ رستے ترقی کے نہیں۔ ترقی کے لئے اسلام کی طرف توجہ کی ضرورت ہے"۔

اب افغانستان میں جو انقلاب جو رونما ہو چکا ہے۔ اور جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کہاں جا کر ختم ہوگا۔ یہ اس لحاظ سے نہائت ہی افسوسناک ہے۔ کہ افغانستان کے باشندے مشکلات اور مصائب کے خطرناک طوفان میں گھر گئے ہیں۔ اور خود ہی ایک دوسرے کا گلا کاٹنے اور تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی خاص منشاء اور مصلحت کے ماتحت معلوم ہوتا ہے اگر افغانستان خوش قسمت ہوا۔ تو اس سے فائدہ اٹھائیگا۔ اور ہمیشہ کے لئے یاد رکھیگا۔ کہ اس کی ترقی اسلام کو چھوڑ کر یورپ کی تقلید میں نہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے ؛

اگر حال کے انقلاب سے افغانستان یہ سبق حاصل کرے اور اسلام کی اصل تعلیم کو اپنے ہاں رائج کرنے میں لگ جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ اس نے مصائب اور تکالیف کے اس تازہ جھنجھٹ میں پڑ کر کچھ کھویا نہیں۔ بلکہ بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جلد سے جلد افغانستان کو ان مصائب سے نکالے اور اسلام کی اصل تعلیم پر عمل کرنے اور کرانے کی توفیق بخشے ؛

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کی ایک قرارداد

یہ امر ایک حقیقت ثابتہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ بغیر اتحاد و اتفاق کے مسلمان من حیث القوم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے سامنے یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ مسلمان ان امور میں متحد ہو کر کام کریں۔ جو سب میں مشترک ہیں۔ اور عقائد کے اختلافات کو مشترکہ مقاصد میں روک نہ بننے دیں۔

اگرچہ بعض خودغرض اور عداوت کیش حلقوں میں اس کی محض اس لئے مخالفت کی گئی۔ کہ یہ تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ نے کی تھی۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کا کثیر اور با اثر حصہ اس کی اہمیت اور ضرورت کا اعتراف کر رہا ہے۔ چنانچہ مولانا شوکت علی نے آل مسلم پارٹیز کانفرنس دہلی کے موقعہ پر اسی قسم کی تجویز پیش کی جو کئی ایک تائیدی تقریروں کے بعد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ قرارداد کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانان ہند سے نہایت ہی پرزور الفاظ میں استدعا کرتا ہے۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہر مسلمان باوجود اختلاف عقائد اور اختلاف خیال کے باہم متحد ہو کر عامتہ الناس کے فلاح و بہبود کی غرض سے ذیل کے امور کی طرف توجہ کرے"۔ (انقلاب ۶ جنوری)

ہر حصہ ملک کے مسلمانوں کی ایک مجلس میں اس قرارداد کا جسے بجا طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی قرارداد کہا جا سکتا ہے۔ متفقہ طور پر پاس ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کی جو صورت حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے پیش فرمائی ہے۔ وہی کامیابی کا ذریعہ ہے ؛

"شہری حقوق اور ملاپ"

پنجاب ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس فورڈ نے ایک مقدمہ میں جو کالا باغ کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں چل رہا تھا۔ حسب ذیل فیصلہ دیا ہے:۔

"درخواست دہندوں نے باجہ بجاتے وقت جبکہ وہ مسجد کے پاس سے گذر رہے تھے۔ یا اپنے مکان کے اندر اپنی مذہبی کتب کا پاٹھ کرتے تھے۔ اس وقت اپنے جائز حقوق کا استعمال کیا"۔ (ملاپ ۲۸ نومبر)

اس پر آریہ اخبار "ملاپ" رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"واقعی اپنی ضرورت کے وقت باجہ بجانا ایک شہری کا جائز حق ہے۔ اور اس کو چھیننے والے اصلی مجرم ہیں۔ اور انہیں کی ضمانتیں ہونی چاہئیں"۔

لیکن "ملاپ" کو یاد رکھنا چاہیئے۔ شہری حقوق صرف ہندوؤں سے مخصوص نہیں۔ مسلمانوں کے بھی کچھ شہری حقوق ہیں۔ مگر ہندو آئے دن ان حقوق سے مسلمانوں کو محروم رکھنے کی

کوشش کرتے رہتے ہیں - اور "ملاپ" ان میں سب سے پیش پیش نظر آتا ہے - چنانچہ وہ اپنے تازہ پرچہ (۱۸ جنوری) میں لکھتا ہے "فاضلکا کے بعد سنا جا رہا ہے - کہ قادیان میں گئوکشی کی اجازت دیدی گئی ہے - جس کا مطلب یہ ہے کہ شہروں کے بعد اب قصبوں اور دیہاتوں میں بھی آگ لگا دی جائیگی ... ضرورت ہے - کہ اس خرابی کو یہیں روک دیا جائے - اور فاضلکا اور قادیان کی آگ کو بجھا دیا جائے"

اگر مسجدوں کے پاس خاص اہتمام سے باجے کا شور و شر پیدا کرکے مسلمانوں کی عبادت میں خلل انداز ہونا ہندوؤں کا شہری حق ہے - تو مسلمانوں کے ذبیحہ گائے کے حق میں کیوں رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے - اور کیوں اس حق سے فائدہ اٹھانے کا نام آگ لگانا رکھا جاتا ہے - ہر قوم کو اپنے جائز حقوق سے متمتع ہونے میں آزادی ہونی چاہیئے ۔

ہندوؤں کا بیجا واویلا

ہندو اخبارات میں یہ مرض عام ہے - کہ مسلمانوں کی معمولی معمولی باتوں پر جو محض مذہبی فرائض کی بجا آوری یا اپنی اندرونی اصلاح کے لئے کی جاتی ہیں - حاشیہ آرائی کرکے اور انہیں بڑے بڑے آتشیں عنوانات کے ماتحت نمایاں طور پر شائع کرکے ہندو مسلمانوں میں منافرت اور عداوت پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں -

اخبار ملاپ (۱۸ جنوری) نے "بنگال کے ہندوؤں کو تباہ کرنے کیلئے خوفناک سازش" کے عنوان سے ایک مراسلہ شائع کیا ہے عنوان دیکھکر تو خیال ہوتا ہے - معلوم نہیں - کونسی ایسی خوفناک سازش کی گئی ہے - جس سے ہندوؤں کی زندگی معرض خطر میں ہے لیکن حقیقت کیا ہے - مراسلہ نگار مسلمانوں کے ایک تبلیغی جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے جس میں تبلیغ اسلام کے اہم فریضہ کی ادائیگی کی مختلف صورتیں زیر بحث آئیں - لکھتے ہیں :-

"آخر میں یہ تجویز ہوئی - کہ اس پروگرام پر عملدرآمد کرنے کے لئے پانچ لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی"

یہ ہے حقیقت اس خوفناک اور خطرناک سازش کی جو بقول "ملاپ" بنگال کے ہندوؤں کو تباہ کرنے کیلئے کی گئی ہے - "ملاپ" نے مسلمانوں کی طرف سے تبلیغ اسلام کے لئے پانچ لاکھ روپے کی فراہمی کی تحریک پر تو اس قدر واویلا کیا ہے لیکن اس کے متعلق وہ کیا کہیگا - کہ آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر ایک کروڑ روپیہ شدھی فنڈ کی فراہمی کی تحریک کی گئی ہے - جس پر رسید بکس چھپکر عملدرآمد بھی شروع کر دیا گیا ہے -

اگر مسلمانوں کی یہ تحریک سازش اور خوفناک سازش کہلا سکتی ہے - تو ہندوؤں کی ایک کروڑ شدھی فنڈ کی تحریک اس سے بھی کتنی بڑی سازش ہے - اور نہایت خوفناک سازش ہے - کیونکہ مسلمان تو صرف تجاویز پاس کرنا ہی جانتے ہیں - ان پر عمل کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے - لیکن ہندو شدھی کیلئے جو کچھ ظاہر کرتے ہیں - اس سے بہت زیادہ عملی طور پر کرنے میں لگے ہوئے ہیں ۔

اشارات

جو شخص شرافت اور انسانیت کو یکسر ترک کرکے دروغ گوئی اور افترا پردازی پر کمر باندھ لے اور جس کی زبان اور قلم جھوٹ کے انبار لگانے میں وقف ہو جائے - اس کے لئے نہ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی وعید کوئی حقیقت رکھتی ہے - اور نہ شرم و حیا اس کے پاس پھٹکتی ہے - وہ بڑی سے بڑی کذب بیانی کو اپنا کمال سمجھتا اور زیادہ سے زیادہ دھوکہ دہی کے لئے کوشاں رہتا ہے ۔

یہی حال آجکل اخبار "زمیندار" کا ہے - جس نے جماعت احمدیہ کے خلاف دروغ گوئی اور افترا پردازی کا ٹھیکہ لے رکھا ہے - اور آئے دن سراسر من گھڑت اور جھوٹی باتیں شائع کرتا رہتا ہے -

۱۸ جنوری کے "زمیندار" میں "خلیفۃ المسیح لاہور میں" کے زیر عنوان ایک نوٹ شائع ہوا ہے - جو کم و بیش آٹھ جھوٹوں پر مشتمل ہے - "زمیندار" لکھتا ہے :-

"لاہور ۱۶ جنوری - مسیح قادیان کے خلیفہ ہز ہولی نس مرزا بشیر الدین محمود بشیر گل (۱۵ جنوری) لاہور پہونچے - سارا دن خدا جانے کہاں گذار کے بعد مغرب اور عشاء کے درمیان آپ مسجد احمدیہ میں تشریف لائے - جہاں آپ نے حسب عادت تقریر فرمائی - خشوع و خضوع کے ساتھ ملک معظم شاہ جارج کے لئے دعاء صحت کرنے کے بعد آپ نے اپنے والد آنجہانی کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا - اور کہا - افغانستان کی بغاوت بولشویکوں کی جنگی تیاریاں سرحد میں انگریزی فوجوں کا اجتماع - پیر کرم شاہ یا لارڈ لارنس کی نقل و حرکت وغیرہ کے متعلق قبل از وقت اطلاع کردی گئی تھی - یہ سب چیزیں میرے باپ کی صداقت کے نشان ہیں"

ان سطور میں سوائے اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح لاہور تشریف لے گئے - اور مسجد احمدیہ میں مغرب اور عشاء کے درمیان تقریر فرمائی - ایک لفظ بھی صحیح نہیں ہے - باقی جو کچھ "زمیندار" نے لکھا ہے - وہ سراسر دروغ اور محض جھوٹ ہے ۔

یہ غلط ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ۱۵ جنوری لاہور پہونچے حضور ۱۲ جنوری کو چھاؤنی لاہور رونق افروز ہوئے - ۱۳ کو لاہور تشریف لے گئے - اور ۱۴ کو مغرب و عشاء کے درمیان مسجد احمدیہ میں تقریر فرمائی - اس تقریر سے قبل یا بعد کسی وقت بھی خشوع و خضوع کے ساتھ ملک معظم شاہ جارج کے لئے دعاء صحت "نہیں" کی گئی - نہ آپ نے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ۔

یہ بھی قطعی غلط ہے - کہ آپ نے افغانستان کی بغاوت بولشویکوں کی جنگی تیاریوں - سرحد میں انگریزی فوجوں کے اجتماع اور پیر کرم شاہ کی نقل و حرکت - کا ذکر کیا - نہ تقریر سے پہلے دوران تقریر میں - اور نہ تقریر کے بعد ان باتوں کا کسی رنگ میں بھی ذکر نہیں ہوا ۔

کیا جو شخص اس طرح صریح طور پر غلط بیانی اور دروغ گوئی کا مرتکب ہو - اس کے کاذب نہیں بلکہ کذاب ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ رہ جاتا ہے ۔

"زمیندار" کا دفتر مسجد احمدیہ سے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہے عملہ زمیندار اگر چاہتا تو بآسانی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے مضمون کا پتہ لگا سکتا تھا - اور ان سینکڑوں آدمیوں سے دریافت کر سکتا تھا - جنہوں نے تقریر سنی - لیکن اتنی سی تکلیف تو وہ جب برداشت کرتا - جبکہ اس کی دروغ بافی کی مشین پوری طرح کام نہ کر سکتی - اس نے گھر میں بیٹھے ہاتھوں کو حرکت دی - اور اپنے ناظرین کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے جھٹ جھوٹ کا پلندہ تیار کر لیا - اور کیوں تیار نہ کرتا - جبکہ اس کے آقا مولوی ظفر علی کو اپنے متعلق خود اعتراف ہے - ؎

بے شک میں بدمعاش بھی ہوں اور شریر بھی
آنکھوں پہ اور سر پہ یہ القاب جاں خراش
(زمیندار ۲۳ دسمبر ۲۸ء)

حقیقت یہ ہے - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بوجہ نقاہت اور کمزوری کوئی تقریر کرنے کا ارادہ نہ رکھتے تھے - صرف احباب سے ملاقات کیلئے مسجد احمدیہ میں تشریف لائے تھے - چونکہ مجمع بہت زیادہ تھا - اور سب لوگ حضور کے فرش مسجد پر رونق افروز ہونے کیوجہ سے زیارت نہ کر سکتے تھے - اس لئے بعض احباب نے عرض کیا - کہ حضور کرسی پر تشریف رکھیں - حضور نے اسے پسند نہ فرمایا - لیکن جب اصرار ہوا - تو حضور یہ ارشاد فرماتے ہوئے کھڑے ہو گئے - کہ میں یہ تو پسند نہیں کرتا - کہ سب احباب فرش پر بیٹھے ہوں اور میں کرسی پر بیٹھ جاؤں - البتہ میں کھڑا ہو جاتا ہوں - اور باوجود اس کے کہ چند ہی دن ہوئے چارپائی سے اٹھا ہوں اور ابھی نقاہت ہے کچھ تقریر بھی کر دیتا ہوں ۔

اس کے بعد حضور نے ایک گھنٹہ کے قریب تقریر فرمائی - جو آیت لا یمسہ الا المطھرون کی تشریح اور تفسیر پر مشتمل تھی - یہ تقریر انشاء اللہ عنقریب درج اخبار کی جائیگی - جس سے معلوم ہو سکیگا - کہ حضور نے کیسے کیسے حقائق اور معارف بیان فرمائے -

"زمیندار" کی دروغ بافی کی ایک اور مثال سن لیجئے - ۱۸ جنوری کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

"امرت سر ۱۶ جنوری - قادیان سے جو ٹرین آج قبل از دوپہر پہونچی ہے - اس کے مسافر بیان کرتے ہیں - کہ حکومت نے قادیان میں ذبح بقر کی اجازت دیدی ہے" ہم ساکنان قادیان کو تو اس وقت تک اس کا کوئی علم نہیں - معلوم نہیں - وہ کونسے مسافر تھے - جنہوں نے "زمیندار" کے "راست بیان" نامہ نگار کو امرت سر میں تلاش کرکے یہ خبر پہونچائی - اور پھر اس "راستی" کے پتلے نے صداقت کے علمبردار "زمیندار" کو بذریعہ تار یہ اطلاع دی - بات وہی ہے - کہ جیسی روح ویسے فرشتے - جھوٹے زمیندار کے جھوٹے ہی نامہ نگار ۔

تعلیم نسواں، پردہ اور سود کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ارشادات

لڑکیوں کی تعلیم

۱۵ - جنوری کالجوں کے طلبار نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے لاہور میں جو باتیں کیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم ایک جگہ اکٹھی ہونی چاہئے۔ یا نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح - میرے نزدیک اس میں تو کوئی حرج نہیں کہ اگر ضرورت ہو۔ تو درمیان میں پردہ ڈال کر ایک طرف لڑکے بیٹھے ہوں۔ اور دوسری طرف لڑکیاں۔ اور تعلیم حاصل کریں۔ لیکن خرابیاں کمرہ تعلیم میں نہیں پیدا ہوا کرتیں۔ بلکہ کمرہ سے باہر پیدا ہوتی ہیں۔ لڑکے لڑکیوں کا اکٹھے آنا جانا۔ ملنا جلنا۔ اس سے نقائص پیدا ہو سکتے ہیں خود ہمارے ہاں یہ سوال پیدا ہوا تھا۔ کہ جب تک لڑکیوں کے لئے علیحدہ تعلیم کا انتظام مکمل نہیں ہوتا۔ ہائی سکول کی اعلےٰ کلاسوں کے ساتھ لڑکیاں بھی تعلیم حاصل کریں۔ اور علیحدہ پردہ میں تعلیم پاتی رہیں۔ مگر اسی نقص کی وجہ سے کہ ان کا ملنا جلنا مناسب نہیں۔ اس تجویز کو منظور نہ کیا گیا ٭

بیان کیا گیا۔ کہ کالجوں میں مسلمان طلباء تعلیم میں ہندوؤں سے بہت پیچھے ہوتے ہیں۔ اور ہندو طلبار ہی زیادہ فوائد بھی حاصل کرتے ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - مسلمان خود تعلیم میں پیچھے رہے ہیں۔ انہوں نے پہلے پہل تعلیم کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ حالانکہ جب مسلمانوں کی سلطنت گئی ہے۔ اس وقت مسلمانوں میں تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد دوسروں سے زیادہ تھی۔ اگر وہ تعلیم جاری رکھتے۔ تو آج ان کی یہ حالت نہ ہوتی ٭

ایک نوجوان - مسلمان انگریزی تعلیم کی اسی طرح مخالفت کرتے رہے۔ جس طرح اب لڑکیوں کی تعلیم کی کرتے ہیں۔ لیکن آج سے چالیس پچاس سال کے بعد انہیں اس غلطی کا بھی احساس ہوگا۔ اور اس وقت کچھ نہ بن سکے گا۔ کیونکہ دوسری قوموں کی لڑکیاں تعلیم میں بہت ترقی کر رہی ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - ہم لڑکیوں کی تعلیم کے لئے جس قدر کوشش کر سکتے ہیں۔ کر رہے ہیں۔ اس سال قادیان سے ۱۲ - لڑکیاں مولوی کے امتحان میں شامل ہونگی۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے۔ کہ باقی سارے مسلمانوں میں سے جن کی تعداد ہماری جماعت سے بہت زیادہ ہے اتنی لڑکیاں چھوڑ اتنے لڑکے بھی شائد ہی اس امتحان میں شامل ہوں ٭

قادیان میں ہماری جماعت کی قریباً سو فیصدی لڑکیاں پڑھی لکھی ہیں۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جلد ان کی اعلےٰ تعلیم کا انتظام مکمل ہو جائے ٭

مسلمان ترقی تعلیم کیلئے کیا کریں؟

ایک نوجوان - مسلمانوں کو تعلیم میں ترقی کرنیکے لئے کیا کرنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح - میرے نزدیک سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مسلمان طالب علموں کو ان کے مذاق اور ان کے رجحان طبیعت کے مطابق تعلیم دلائی جائے۔ ہندوؤں میں چونکہ تعلیم زیادہ ہے۔ اور وہ بہت عرصہ سے اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ہندو طلبار کے والدین تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کے متعلق اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ان کو کس قسم کی تعلیم دلانی چاہیئے۔ مگر مسلمان طلباء کے والدین چونکہ عموماً جاہل ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے بچوں کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ ایک زمیندار باپ کے ذہن میں سب سے بڑی بات یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کے لڑکے کو کوئی سرکاری ملازمت مل جائے۔ مگر سرکاری ملازمت ساری دنیا کو نہیں مل سکتی۔ اس لئے پڑھنے اور تعلیم حاصل کر لینے کے بعد بھی بہت سے نوجوان کسی کام کے ثابت نہیں ہوتے۔ بیسیوں نہایت مفید اور فائدہ بخش پیشے مسلمانوں سے اس لئے چھوٹ گئے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے وہ تعلیم حاصل نہ کی۔ جو ان پیشوں کے لئے ضروری تھی۔ اور کئی نوجوان اس لئے کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ کہ انہیں ان کے مذاق کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ نہ ملا ٭

اس کے متعلق کئی دفعہ کئی مسلمان پروفیسروں سے گفتگو ہوئی۔ تو انہوں نے کہا۔ یہ بہت مفید اور ضروری بات ہے۔ اور فرض ایسا انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمان طلبار کو ان کے مذاق کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کا مشورہ دیا جائے۔ اور جن پیشوں میں ترقی کرنے کی گنجائش ہو۔ ان میں کام آنے والی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ مگر کرتے کراتے کچھ نہیں۔ اگر ہم اس کام کو شروع کر دیں۔ تو فوراً لوگ کہنے لگ جائیں گے۔ اس میں ان کی کوئی ذاتی غرض ہے اور روکاوٹیں پیدا کرنے لگ جائیں گے ٭

اس بات کی بہت ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کی انجمن ہو۔ جو ہر طالب علم کو اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے سے قبل دیکھے۔ اور اندازہ لگائے۔ کہ اس کے لئے کس قسم کی تعلیم مفید ہو سکتی ہے۔ اور وہ کس پہلو میں ترقی کر سکتا ہے۔ پھر اس کے مطابق اسے تعلیم پانے کا مشورہ دے۔ اگر اس طرح کیا جائے۔ تو دس سال کے اندر اندر عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے ٭

اس سے ایک اور بھی فائدہ ہوگا۔ اور وہ یہ کہ جس کام میں دماغ خوب چلتا ہوگا۔ اور جس کی طرف طبیعت کا رجحان ہوگا۔ اس میں طالب علم خوب ترقی کر سکیگا۔ اس وقت ہندو خواہ کتنا تعصب کریں۔ اتنا نقصان نہ پہونچا سکیں گے۔ جتنا اب پہونچاتے ہیں ٭

پردہ نسواں

ایک نوجوان - عورتوں کا پردہ کس قسم کا ہونا چاہیئے ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - جیسا اسلام نے بتایا ہے ٭

نوجوان - مروجہ پردہ کیسا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح - میں اسے سیاسی پردہ کہا کرتا ہوں۔ اس گورنمنٹ میں عصمت کی قیمت روپیہ ہے۔ مگر اسلام نے اس کی بہت بڑی قیمت رکھی ہے۔ اس لئے مسلمانوں نے احتیاط کے طور پر یہ پردہ اختیار کیا ہے۔ اصل پردہ یہ ہے۔ کہ عورت خرید و فروخت۔ کام کاج کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔ اور اس قدر منہ کھلا رکھ سکتی ہے۔ جتنا حصہ ننگا کرنا کام کے لئے ضروری ہو۔ قرآن کریم میں الا ما ظھر کہا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ عورت کو اپنا ضروری کام کرنے کے لئے جتنا حصہ منہ کا ننگا کرنا پڑے۔ کر سکتی ہے۔ اسی طرح جہاں ہاتھوں سے کام کرنا ہو۔ وہاں ہاتھ ننگے کر سکتی ہے۔ حتےٰ کہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے یا بچے کے پیٹ سے نہ نکل سکنے کی حالت میں اپریشن کرانے کی ضرورت ہو۔ تو کرا سکتی ہے ٭

اس کے مقابلہ میں ایسی عورت جسے معیشت کے لئے کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا منہ ننگا رکھ سکتی ہے۔ کہ سانس آسانی سے لے سکے۔ آسانی سے دیکھ سکے۔ اور چل پھر سکے۔ یہی صحابہ کرام کا طریق عمل تھا۔ اور یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٭

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے متعلق بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ جن کا براہ راست پردہ سے تعلق نہیں۔ ایک ایسی شہادت ہوتی ہے۔ جو کسی خاص مقصد کو ثابت کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اس وقت کہا جا سکتا ہے کہ اپنی غرض پوری کرنے کے لئے یہ شہادت بنائی گئی ہے۔ لیکن اگر کسی دوسرے واقعہ سے ایسا نتیجہ نکلتا ہو۔ جس سے ایک بات کی تصدیق ہوتی ہو۔ تو وہ بہت مضبوط شہادت ہوگی۔ اس وقت میں جس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اسی قسم کی ہے:-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق آتا ہے۔ کہ تین دن کی لڑائی کے بعد ایک خبیث الفطرت نے ان کا پردہ اٹھا کر کہا۔ یہ تو سفید رنگ کی عورت ہے۔ اگر منہ بالکل کھلا رکھا جاتا تھا۔ تو تین دن کی لڑائی کے بعد یہ نہ کہا جاتا۔ کہ ان کا رنگ ایسا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ رض خود فوج کو لڑا رہی تھیں۔ انہیں بآسانی دیکھا جا سکتا تھا۔

اسی طرح اور امور کے متعلق بعض روائتیں ہیں۔ جن سے پردہ کے متعلق بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ عورتیں منہ بند رکھتی تھیں۔ گھونگٹ ہوتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں ایسی روائتیں بھی آتی ہیں۔ کہ کام کاج کرنے والی عورتیں منہ کا ایک حصہ کھلا رکھتی تھیں۔ اس سے یہ نہیں

کہا جاسکتا۔ کہ سب عورتیں ایسا کرتی تھیں۔

عبداللہ بن زبیر کا ذکر آتا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انہوں نے شادی کرنی چاہی۔ تو ایک عورت کو بھیجا۔ کہ فلاں عورت کا رنگ اور شکل دیکھ کر مجھے بتاؤ۔ اگر عورتیں باہر کھلے منہ پھرا کرتیں۔ تو انہیں رنگ اور شکل دیکھنے کے لئے ایک عورت کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

اسلام نے یہ جائز رکھا ہے۔ کہ مرد شادی سے پہلے عورت کو دیکھ سکتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ شادی کے متعلق باقی شرائط طے ہو جائیں۔ اور صرف شکل و صورت کا سوال باقی رہ جائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا جس نے آکر کہا۔ میں فلاں جگہ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مگر پتہ نہیں لڑکی کی شکل کیسی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس طرح شکل دیکھنا جائز ہے۔ جاکر دیکھ لو۔ اس نے جب لڑکی کے باپ سے جاکر کہا۔ تو وہ اس کے لئے تیار نہ ہوا۔ یہ بات لڑکی بھی سن رہی تھی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شادی سے قبل شکل دیکھی جاسکتی ہے۔ وہ پردہ اٹھا کر سامنے آ گئی۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا ہے۔ یہ جائز ہے۔ تو پھر اس میں کیا حرج ہے۔ معلوم نہیں۔ اس کی شکل ہی اچھی تھی۔ یا شادی کرنے والے کو اس کی یہ ادا پسند آگئی۔

غرض پردہ کے متعلق صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں ایسا حکم نہیں ہے۔ جو ہر عورت پر منطبق کیا جاسکے۔ بلکہ ہر ایک کے حالات کے مطابق اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر کوئی گھر سے باہر کام کرنے والی عورت ہے۔ تو اس کے لئے اتنی پابندی نہیں ہے جتنی اس کے لئے ہے جسے گھر سے باہر نکل کر کام نہیں کرنا پڑتا۔ اور یہ عقلاً بھی درست بات ہے۔ بُرے خیالات زیادہ تر اسی کو آتے ہیں۔ جو بیکار رہو۔

تاہم میرا خیال ہے۔ موجودہ پردہ میں اصلاح کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ اس قسم کا گھونگٹ ہو۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ مروجہ نقاب والا پردہ نہ ہو۔

سُود

ایک نوجوان۔ کیا سود لینا جائز ہے۔ ہندو ہم سے سود لیتے ہیں۔ اگر ہم نہ لیں گے۔ تو ہمارا سارا مال ہندوؤں کے ہاں چلا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ اس بارے میں ہمارا مسلک دوسرے لوگوں سے مختلف ہے۔ اس وقت جو کچھ میں بیان کرونگا۔ یہ احمدی عقیدہ ہوگا۔ یہ نہیں۔ کہ دوسرے علماء کیا کہتے ہیں۔ ہمیں ان سے اختلاف ہے۔

ہمارے سلسلہ کے بانی نے یہ رکھا ہے۔ کہ سود اپنی ذات میں بہرحال حرام ہے۔ ترکوں نے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ بنکوں کا سود سود نہیں۔ حنفی علماء کا فتویٰ تھا۔ کہ ہندوستان میں چونکہ انگریزوں کی حکومت ہے۔ اور یہ حربی ملک ہے۔ اس لئے غیر مسلموں سے سود لینا جائز ہے۔ اور اب تو یہ حالت ہوگئی ہے۔ کہ کوئی یہ مسئلہ پوچھتا ہی نہیں۔ لوگ کثرت سے سود لیتے اور دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ چاہے بنک کا سود ہو۔ چاہے دوسرا۔ دونوں حرام ہیں۔ لیکن بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے ایک فیصلہ کیا ہے۔ جو اسلام کے دوسرے مسائل سے مستنبط ہوتا ہے۔ ایک حالت انسان پر ایسی بھی آتی ہے جب وہ کسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے یہ کہنا کہ فلاں چیز جائز ہے۔ اور فلاں ناجائز۔ یہ فضول بات ہے۔ مثلاً ایک آدمی گند میں گر جائے۔ جو کئی گز میں پھیلا ہو۔ اور اسے کہا جائے۔ کہ گند میں چلنا منع ہے۔ تو وہ کس طرح اس گند سے نکل سکیگا۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے یہ رکھا ہے۔ کہ اگر کوئی اس لئے سود لے۔ کہ سود کی بلا سے بچ جائے۔ تو وہ لے سکتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ وہ ۲۰ فیصدی سود ادا کرتا ہے۔ اگر اسے ۵ فیصدی سود پر بنک سے روپیہ مل سکتا ہے۔ تو وہ لے لے۔ اس طرح امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ سود کی بلا سے بچ سکے۔

نوجوان۔ ایک جگہ ۲۵ فیصدی سود دینا پڑتا ہے۔ اگر ایک مسلمان ایسے شخص سے کہے۔ کہ میں ۵ فیصدی سود پر قرض دیتا ہوں۔ تو کیا ۵ فیصدی سود لینے والا جائز کام کرتا ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ شرح کے سود سے بچاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ دوسری جگہ زیادہ سود ادا کرنے والا اگر کم شرح سے سود لینے والے سے روپیہ لے کر سود ادا کرتا ہے۔ تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔ مگر جو اس طرح سود لیتا ہے۔ وہ ناجائز کرتا ہے۔ اور گناہ گار ہے۔ کیونکہ وہ اپنے فائدہ کے لئے سود لیتا ہے۔ جسی بڑی مضرت سے بچانا اس کی غرض نہیں۔

دین کیلئے زندگی وقف کنندگان کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے مجھے ارشاد پہونچا ہے۔ کہ چھ سات ایسے دین کے لئے زندگی وقف کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ جو گریجوائٹ ہوں۔ یا جلد گریجوائٹ ہونے والے ہوں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں سے جو انگریزی دان اصحاب خدمت دین کے لئے جوش اور تڑپ رکھتے ہوں۔ وہ وقف زندگی کے متعلق فوراً درخواستیں پتہ ذیل پر بھیج دیں۔

مگر شرط یہی ہے۔ کہ درخواست کنندگان گریجوائٹ ہوں یا عنقریب ہونے والے ہوں۔ جن گریجوائٹ احباب نے پہلے زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ بھی اپنا نام پیش کرسکتے ہیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ جلد کوئی ضرورت درپیش ہو۔

فتح محمد سیال
ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان

ایک مقدس تحریک

عاشقانِ رسولِ عربی صلعم توجہ فرمائیں

گذشتہ سال ہندوستان کے طول و عرض میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر ۱۷۔ جون کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک پر سینکڑوں جگہ جلسے ہوئے تھے۔ اور یہ تحریک اس قدر کامیاب ہوئی تھی۔ کہ اس دن بیسیوں مقامات میں ایک سٹیج پر مسلم اور غیر مسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ چونکہ اس قسم کے جلسوں سے اسلام اور مسلمانوں کو تقویت پہونچنے کے علاوہ ہندوستان کی مختلف اقوام میں رشتۂ اتحاد و محبت پیدا ہونے کی بہت حد تک امید ہے۔ اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس سال بھی اس قسم کے جلسوں کے لئے **۲۔ جون** بروز اتوار کی تاریخ مقرر فرمائی ہے۔ اور چونکہ ان جلسوں کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کا وہ پہلو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس سے آپ کا رحمۃ للعالمین ثابت ہونا اور اُمم اسلامیہ و غیر اسلامیہ پر آپؐ کی ہمدردی۔ خیر خواہی اور احسانات کا اظہار ہو۔ اور تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے آپؐ کے درد اور بیقراری کے واقعات اُن لوگوں کے سامنے رکھے جائیں۔ جو آپؐ کو نوعِ انسان کا دشمن خیال کرتے ہیں۔ اور جن کے دل حضور سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے متعلق بغض و عناد سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے امسال بھی ایسے مضامین تجویز کئے گئے ہیں۔ جن کی بنیاد تو حضور ہی نے ڈالی۔ لیکن زمانہ کی ترقی سے آج کل تمام اقوام میں مقبول ہو رہی ہیں۔

(۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیر مذاہب سے معاملہ بلحاظ تعلیم اور تعامل۔

(۲) توحید باری تعالےٰ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور زور۔

پس بہی خواہان بنی نوع انسان سے عموماً اور برادرانِ اسلام سے خصوصاً درخواست ہے۔ کہ **۲۔ جون ۱۹۲۹ء** کے جلسوں کے لئے اپنی اپنی جگہ فوراً انتظام کر کے سکرٹری صیغہ "ترقی اسلام قادیان" کو اطلاع دیں۔ مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاع دینا انتظام کے لئے ضروری ہوگا۔ اندراجات صحیح اور خوشخط ہوں۔

۱۔ مقام جلسہ معہ ضلع و صوبہ۔ ۲۔ منتظم جلسہ معہ مکمل پتہ۔
۳۔ نام لیکچرار معہ مکمل پتہ۔ ۴۔ نام اطلاع دہندہ معہ مکمل پتہ۔

اس قسم کی اطلاع آنے پر اسی تفصیل کے ساتھ دفتر ترقی اسلام کے رجسٹر میں اندراجات ہو جائیں گے۔ اور آخر مارچ یا شروع اپریل میں لیکچراروں کے نام دونوں مضامین کے متعلق مطبوعہ نوٹ بھیجے جائیں گے۔ جن سے انہیں مضامین کی تیاری میں سہولت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

خاکسار فتح محمد سیال۔ ایم۔ اے
سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور

مسئلہ شفاعت اور ہمارا شفیع

ہمارا دعویٰ ہے کہ از روئے قرآن مجید آنحضرت صلعم ہی کامل شفیع ہیں۔ جس کے لئے حسب ذیل ثبوت موجود ہیں:۔

اوّل۔ شفاعت کرنے والا بلحاظ قرب الٰہی سب سے اعلیٰ اور بلحاظ شفقت علیٰ خلق اللہ سب سے کامل ہونا چاہئے۔ اور یہ دونو باتیں بوجہ اتم آنحضرتؐ میں موجود ہیں۔ آپ کے ہی متعلق اللہ جل شانہ فرماتا ہے (۱) وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ (انفال ع۲) (۲) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (الفتح ع۱) (۳) ثم دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ (النجم ع۱) (۴) من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (نساء ع۱۱) (۵) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ (آل عمران ع۴)

ترجمہ۔ اے رسول! جب تو نے کنکر پھینکے۔ تو دراصل اللہ نے کنکر پھینکے تھے۔ جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ پھر وہ رسول قرب میں بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے کامل یگانگت پیدا کر لی۔ اور خالق اور مخلوق میں واسطہ بن گیا۔ جو شخص اس رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کرتا ہے۔ اے رسولؐ! تو کہدے۔ کہ اگر تم لوگ محبوب خدا بننا چاہتے ہو۔ تو میرے نقش قدم پر چلو۔ تم خدا کے پیارے بن جاؤ گے۔

جس طرح ان آیات میں آپ کے لئے انتہائی مقام قرب تبلایا گیا ہے اسی طرح مخلوق کی ہمدردی میں بھی آپؐ کو یگانہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ (۱) لقد جاءکم رسولؐ من انفسکم عزیزٌ علیہ ما عنتم حریصٌ علیکم بالمومنین رؤف الرحیم (توبہ ع۱۶) (۲) لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین (الشعراء ع۱) ترجمہ۔ کہ تمہارے پاس تم میں سے ہی ایک کامل رسول آیا ہے۔ جس پر تمہارا دکھ نہایت شاق گذرتا ہے۔ وہ تمہارے لئے بھلائی ہی چاہتا ہے۔ مومنوں سے نہایت پیار کرتا ہے۔ اے رسول! گویا تو اپنی جان کو اسی غم میں ہلاک کر لیگا کہ یہ کافر لوگ کیوں ایمان نہیں اختیار کرتے۔

پس ظاہر ہے۔ کہ شفاعت کا حق آنحضرت صلعم کو ہی دیا جا سکتا ہے۔

دوم۔ آپ کی شان بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

۱۔ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحاً قریباً (الفتح ع۳)

۲۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون (انفال ع۴)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ان مومنین سے راضی ہو گیا۔ جنھوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی۔ خدا ان کے دلوں کو جانتا ہے۔ اس نے ان لوگوں کو اطمینان و سکینت بخشی اور فتوحات عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کفار کو کیسے عذاب دیتا۔ جبکہ تیرا وجود باجود ان کے درمیان تھا۔ یا وہ استغفار کرتے تھے۔

ان آیات میں وضاحت سے تبلایا گیا ہے۔ کہ آپ نہ صرف آخرۃ میں شفاعت کریں گے۔ بلکہ اسی دنیا میں آپ کی روحانی توجہ نے مومنین کو مقربانِ بارگاہ بنا دیا ہے حتےٰ کہ منکرین نبوت بھی محض آپؐ کی برکت سے دیر تک مورد عذاب بننے سے بچ جاتے ہیں۔ مقام غور ہے۔ کہ اگر اس شان کا رسول شفیع نہ ہو گا۔ تو اور کون ہو گا؟

؎ دوستاں را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمناں نظر داری

سوم۔ اللہ تعالیٰ نے بیّن طور پر فرمایا ہے:۔

ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شھد بالحق وھم یعلمون (زخرف ع۷) کہ کوئی بھی شفاعت نہ کر سکے گا۔ ہاں جو **شاہد بالحق** ہے۔ وہ شفاعت کریگا۔ اور اس کو یہ لوگ جانتے ہیں۔

اس آیت میں "من شھد بالحق" کو مجاز شفاعت تبلایا ہے۔ اور ساتھ ہی کہدیا۔ کہ یہ وہی ہے۔ جسے یہ لوگ خوب پہچانتے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نیز پھر دوسرے مقام پر آپ کے متعلق فرمایا:۔

انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً الآیۃ (احزاب ع۶)

کہ ہم نے تجھے کامل شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ نیز مبشر اور نذیر بھی۔ گویا صاف طور پر کہدیا گیا:۔ کہ "النبی الامی" شفاعت کرینگے۔ اللّٰھم صل علیہ وسلم

چہارم۔ اناجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی آپ کو "شفیع" قرار دیا ہے۔ انجیلی الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں۔ تو وہ شفیع[1] تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا۔ تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آ کر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔ . . . .

مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا رُوح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا بلکہ جو کچھ سُنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا۔" (یوحنا 16/7-13)

۲۔ "جب وہ "شفیع" آئے گا۔ جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا۔ یعنی سچائی کا رُوح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے۔ تو وہ میری گواہی دے گا۔ اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔" (یوحنا 15/26-27)

ان ہر دو بیانات کا مصداق بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ممکن نہیں۔ آپؐ نے ہی "تمام سچائی کی راہ" بتائی۔ اور آپؐ نے ہی دُنیا کو گناہ وغیرہ کے بارے میں قصور وار ٹھیرایا۔ آپؐ نے ہی مسیحؑ کے من جانب اللہ ہونے کی شہادت دی۔ پس آپؐ ہی "**شفیع**" بھی ہیں۔ روح القدس فرشتہ اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تو مسیح علیہ السلام کی موجودگی میں بھی ان میں رہتا تھا۔

پنجم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ آپ شفاعت کریں۔ فرمایا:۔

واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات الآیۃ (محمد ع۲)

کہ تم اپنے گنہگاروں کے گناہوں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرو۔

اس ارشاد سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ شفاعت ضرور مسموع ہوگی۔ کیونکہ یہ تو خود بامر الٰہی ہے ٭

بعض لوگ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گنہگار ہونا نکالتے ہیں۔ کیونکہ لفظ "لذنبک" موجود ہے۔ حالانکہ جب قرآن مجید متعدد مقامات پر آپؐ کی معصومیت کو بوضاحت بیان کر چکا ہے۔ تو یہ استدلال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے:۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذاباً مھیناً۔ والذین یؤذون المؤمنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً واثماً مبیناً (ع)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر برکتیں اور رحمتیں نازل کر رہے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی آپؐ پر درود بھیجو (اللّٰھم صل علیہ وسلم) وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا پہونچاتے ہیں۔ ان پر دُنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو گی۔ اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب مقدر ہے۔ وہ لوگ جو مومن مردوں اور عورتوں کو **بلا گناہ** ایذا دیتے ہیں۔ انھوں نے بڑا گناہ کیا۔ اور بہتان عظیم کے مرتکب ہوئے"

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدور گناہ وارتکاب جرم محال ہے۔ اس لئے ایذا کو مطلق رکھا ہے۔ لیکن مومنوں سے چونکہ گناہ ممکن تھے۔ اس لئے "بغیر ما اکتسبوا" کی قید لگا دی ہے۔ پس "ذنبک" سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے گناہ مُراد لینا غلط ہے۔ ہاں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے آپؐ کے گناہ کئے (اضافت الی المفعول ہے) اور وہ مستحق سزا بن رہے ہیں۔ آپ ان کے لئے بھی مغفرت طلب فرمائیں۔ اس صورت میں یہ لفظ اس آیت کے مشابہ ہوگا جس میں لکھا ہے:۔

قل للذین اٰمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ

---

[1] موجودہ نسخوں میں عام طور پر اس کی جگہ "مددگار" کا لفظ ہے۔ جو شفیع کے معنوں میں ہی آیا ہے۔ لیکن پرانے بلکہ سنہ ۱۹۰۱ء کے نسخوں میں شفیع کا لفظ بھی قرأت ثانیہ کے طور پر موجود ہے۔ منہ

لیجزی قوما بما کانوا یکسبون (الجاثیہ ع ۲)۔ کہ مومنوں سے کہدو۔ کہ وہ ان لوگوں کو معاف کر دیں۔ جو الٰہی دنوں کے امیدوار نہیں۔ تاکہ ان لوگوں کو وہ خود بدلہ دے ؛

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مومنوں اور مومنات کے گناہوں کے لئے طلب مغفرت کا ارشاد ہے۔ اور یہی شفاعت ہے۔ کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ آنحضرت ؐ کی شفاعت کا ذکر قرآن مجید میں نہیں؟

ششم ۔ اگر قرآنی نصوص اور حدیثی بیانات سے جن میں بالتصریح آپ ؐ کے شفیع ہونے کا ذکر موجود ہے۔ قطع نظر کر کے بھی دیکھا جائے۔ تب بھی ماننا پڑے گا۔ کہ صرف بانیٔ اسلام ؐ ہی کامل شفیع ہیں۔ کیونکہ اور کوئی باقی مذہب ایسا نہیں۔ کہ جس کی امت میں خرابی پیدا ہو۔ تو اس کی اصلاح کے لئے ماُمور بھیجے جاتے ہوں۔ یہ فضیلت اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ جب کبھی امت محمدیہ میں فتنہ کا باب کھلتا ہے۔ تو ایک عظیم الشان مصلح مبعوث کر دیا جاتا ہے۔ گویا جب سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اطہر امت کی شفاعت کرتی ہے۔ کہ اُن کی رہنمائی کے لئے کوئی ماُمور بھیجا جائے۔ تو فوراً ماُمور بھیج دیا جاتا ہے۔ مہدیٔ دوران **حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام** کا وجود باجود بھی اسی شفاعت کا نتیجہ ہے۔ یہ دنیوی شفاعت جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ اور حیات النبی ثابت کرتی ہے۔ وہاں پر اخروی شفاعت کے لئے بھی دلیل محکم ہے۔ نسل انسان کے لئے کوئی شفیع نہیں۔ مگر سیدنا حضرت محمد ؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اور آپ ؐ کی شفاعت سے بہرہ ور ہونے کا کوئی راستہ نہیں۔ مگر قرآن پاک کی اتباع ۔ اور آپ ؐ کے نائبوں کی اطاعت ۔ مبارک ہیں وے جنہیں یہ سعادت نصیب ہو

اللھم ارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ واجعلنا من اتباعہ

خاکسار:۔ اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل قادیان دارالامان

امراء کیلئے متعلق احمدی جماعتوں کو اطلاع

امراء جماعت ہائے احمدیہ مندرجہ ذیل کا سہ سالہ انتخاب ۳۰ اپریل ۱۹۲۹ء کو ختم ہوتا ہے۔ مئی ۱۹۲۹ء سے نیا سال شروع ہوگا۔ اس لئے جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد نیا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ تاکہ مئی ۱۹۲۹ء تک مزیدی کارروائی ہو کر نئے سرے سے اعلان ہو سکے ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

۱۔ جماعت احمدیہ کیملپور۔ ۲۔ شملہ۔ ۳۔ بنگال۔ ۴۔ راولپنڈی۔
۵۔ منصوری ۔ ۶۔ مردان۔ ۷۔ جہلم۔ ۸۔ سیالکوٹ
۹۔ فیروزپور۔ ۱۰۔ غوث گڑھ۔ ۱۱۔ کھاریاں ۱۲۔ پاکپٹن
۱۳۔ انبالہ۔ ۱۴۔ کٹک۔ ۱۵۔ کلکتہ۔ ۱۶۔ گوجرات۔
۱۷۔ گوجرانوالہ۔ ۱۸۔ کیالہ افریقہ۔ ۱۹۔ سکندرآباد۔
۲۰۔ حیدرآباد دکن۔ ۲۱۔ شاہ پور۔ امرگڑھ ضلع گورداسپور۔ ۲۲۔ بھاگلپور
۲۳۔ سنور ۲۴۔ بغداد ۲۵۔ کوئٹہ ۲۶۔ امرتسر ۲۷۔ ترگڑی۔ ۲۸۔ چک شمالی ۹۹۔ ۲۹۔ سٹروعہ۔ ۳۰۔ گوکھووال چک ۲۷۶۔ ۳۱۔ پٹیالہ۔
۳۲۔ عباداں۔ ۳۳۔ سامانہ۔ ۳۴۔ بھیرہ۔ ۳۵۔ بمبئی شہر نمبور۔
۳۶۔ بان گنگا ضلع کانگڑہ ۳۷۔ ونجواں ضلع گورداسپور۔ ۳۸۔ حیدرآباد سندھ۔ ۳۹۔ مکریام ضلع جالندھر۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت

(۳)

حضرت عیسیٰ مسیح کے جنابہ مریم صدیقہ کے بطن سے بغیر مس بشر پیدا ہونے کے متعلق بے شمار محققین کی شہادتیں موجود ہیں۔ لیکن بخوف طوالت یہاں ان سب کا نقل کرنا دشوار ہے۔ صرف ایک ایسے انسان کی گواہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جو اس زمانہ میں تمام اختلافات اور غلط فہمیوں کو مٹانے کے لئے حکم وعدل ہو کر اللہ تعالٰے سے مسیحیت ۔ مہدویت اور نبوت کا منصب لیکر تشریف لائے تھے۔ ان کی تصانیف سے چند حوالہ جات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

کتاب مواہب الرحمٰن ۔ من عقائدنا ان عیسٰی ویحیٰی قد ولدا علیٰ طریق خرق العادۃ ولا استبعاد فی ھذا الولادۃ وقد جمع اللہ تلک القصتین فی سورۃ واحدۃ لیکون القصۃ الاولیٰ علی القصۃ الاخریٰ کالشاھدۃ وابتدا من یحیٰی وختم علی ابن مریم لیتنقل امر خرق العادۃ من اصغر الی اعظم۔

ترجمہ۔ ہمارے عقائد میں سے ہے۔ کہ عیسٰے اور یحیٰی خارق عادت طور پر پیدا ہوئے۔ اور اس قسم کی ولادت میں کوئی استبعاد نہیں۔ اللہ نے ایک ہی سورۃ میں دونوں قصوں کو جمع کر دیا ہے۔ تاکہ پہلا قصہ دوسرے پر گواہ ہو۔ یحیٰی سے شروع کیا۔ اور ابن مریم پر ختم کیا تاکہ چھوٹے خارق عادت سے بڑا خرق عادت ثابت ہو ؛

پھر فرمایا:۔

کون عیسٰی من غیر اب وبلا ولد دلیل علیٰ ما مر بالدلالۃ القاطعۃ۔

عیسٰی کا بے باپ اور بے اولاد ہونا نشان ہے۔ اس پر جو دلالت قاطعہ سے گذرا ؛

پھر فرمایا:۔

کان تولد یحیٰی من دون المس القویٰ البشریۃ وکذالک تولد عیسٰی من دون الاب۔

یحیٰی بدوں مس قوئے بشریہ پیدا ہوئے۔ اور اسی طرح عیسٰی بھی بدوں باپ کے پیدا ہوئے ؛

پھر فرمایا:۔

من المعلوم ان مریم وجدت حاملاً قبل النکاح وما کان لھا تتزوج بعھد سبق من امھا بعد الاحتیاج۔ فالامر محصور فی الاحتمالین عند ذوی العینین اما ان یقال ان عیسٰی خلق من کلمۃ اللہ العلام او یقال نعوذ باللہ منہ انہ من الحرام۔ والانجیل اسبیلا الی حمل مریم من النکاح فان امھا کانت عاھدت اللہ انھا یترکھا محررۃ سادنۃ وکانت عھدھا ھذا فی ایام اللقاح وھذا امر نکتبہ من شہادۃ القرآن والانجیل۔ فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح۔

یہ معلوم ہے۔ کہ مریم نکاح سے پہلے حاملہ پائی گئی۔ اور وہ نکاح نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس کی والدہ نے یہ عہد کر لیا تھا۔ پس اس کے دو ہی احتمال ہیں۔ یا عیسٰے بے باپ پیدا ہوئے۔ یا نعوذ باللہ حرام سے اور ہم نکاح سے تو حمل مریم کا ثبوت نہیں پاتے۔ کیونکہ اس کی ماں نے اللہ سے عہد کر لیا تھا۔ کہ اپنی بیٹی کو آزاد رکھے گی اور یہ عہد اپنے حمل کے روز سے تھا۔ اور یہ بات ہم قرآن اور انجیل کی شہادت سے لکھتے ہیں۔ پس تم حق اور فلاح کا راستہ نہ چھوڑو ؛

ایسے ہی اور کئی مقامات پر آپ نے اسی مضمون پر ایسے عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے ؛

یہ بھی غور کا مقام ہے۔ کہ قرآن شریف نے سورہ احزاب میں ادعوھم لاباءھم ھو اقسط عند اللہ ۔ فان لم تعلموا اباءھم فاخوانکم فی الدین ومو الیکم کا حکم دیا ہے۔ کہ انسانوں کو باپوں کی طرف نسبت دیکر بلایا کرو۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ماں کی طرف نسبت دینے کو اللہ تعالٰے پسند نہیں فرماتا۔ اور یہاں تک کہ اگر کسی وجہ سے کسی کے باپ کا پتہ نہ ہو۔ تو بھی اس کو ماں کی نسبت سے پکارنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ایک طرف تو اللہ تعالٰے نے یہ حکم دیا ہے۔ اور دوسری طرف خود ہی بار بار عیسٰے مسیح کو مریم کی طرف نسبت دی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مریم ہی سے ان کا پدری رشتہ بھی تھا ؛

غرض دوسری تنقیح کہ حضرت عیسٰی مسیح کی ولادت صرف حضرت مریم ؑ سے جائز اور صحیح تھی۔ پورے طور پر ثابت کر دی گئی ہے ؛

یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ مشاہدہ اور رویت عینی کے برخلاف عقلی ڈھکوسلے کوئی وقعت نہیں رکھ سکتے۔ اگر آفتاب نکلا ہوا ہو۔ اور روشنی اور دھوپ موجود ہو۔ تو کوئی شخص اس وقت اس کا انکار کرے اور اس پر منطقی اور عقلی دلائل دے۔ تو وہ پذیرا نہیں ہو سکیں گی ؛

اس تمام بحث سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی گئی ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام سے بغیر مس بشر حضرت عیسٰی مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ اور ان واقعات مشہودہ اور ثابت شدہ کے مقابلہ میں معترضین کی قیاسی باتیں اور ڈھکوسلے حق کو چھپا نہیں سکتے۔ تعجب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا روحانی راہنما مانتے اور آپ کی تعلیم پر چلنے کے مدعی ہیں۔ وہ آپ کی صاف اور واضح تحریروں کے ہوتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل نہیں۔ اور ستم یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی آیات سے اپنے اس غلط عقیدہ کو ثابت کرنے کے مدعی ہیں۔ کیا وہ اپنے ہادی سے زیادہ قرآن کے سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں؟

خاکسار ظہور الدین عمر

جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء پر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر	نام
۱	غلام حیدر صاحب میرپور خاص علاقہ سندھ
۲	عبدالرحمٰن صاحب لاہور
۳	باغ علی شاہ صاحب ضلع گجرات
۴	حوالدار غلام محمد صاحب جموں
۵	منور شاہ صاحب ضلع سرگودھا
۶	بابو نواب علی شاہ صاحب ضلع گورداسپور
۷	چوہدری عبدالعزیز صاحب ملانور
۸	عبداللطیف صاحب مردان خاص
۹	محمد عبداللہ صاحب مڈرانجہ
۱۰	میاں غلام محمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۱۱	سید حسین شاہ صاحب رام نگر
۱۲	اللہ بخش صاحب مڈرانجہ
۱۳	صوبیدار دلی محمد خاں صاحب الہ آباد
۱۴	نصیر الدین صاحب دیگران ضلع ہزارہ
۱۵	رضا حسین صاحب اٹاوہ
۱۶	عبدالرحمٰن صاحب اٹاوہ
۱۷	عبدالحفیظ صاحب دیگران ہزارہ
۱۸	حمد اللہ خاں صاحب تحصیل صوابی
۱۹	عطاء اللہ صاحب چک نمبر ۳۴ پاکپٹن
۲۰	شاہ محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۱	غلام رسول صاحب گوجرانوالہ
۲۲	محمد شفیع صاحب شہر سیالکوٹ
۲۳	زینب بی بی اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب اودھووال
۲۴	احمد جان صاحب ڈیرہ دون
۲۵	عبدالصمد صاحب ضلع گورداسپور
۲۶	علی محمد صاحب " "
۲۷	نصر اللہ خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۸	محمد شفیع صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۹	جان محمد صاحب ضلع گورداسپور
۳۰	حیات محمد صاحب "
۳۱	پیرا صاحب اوچے مانگٹ
۳۲	عبداللہ خاں صاحب دوالمیال
۳۳	قاضی عبدالخالق صاحب ضلع امرتسر
۳۴	عبدالحی صاحب دوالمیال
۳۵	ابراہیم صاحب ضلع امرتسر
۳۶	عبدالرحمٰن صاحب ضلع جہلم
۳۷	عبدالغنی صاحب رہتاس ضلع جہلم
۳۸	راج دلی صاحب دوالمیال
۳۹	جبال محمد صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۴۰	خادم مصطفٰے صاحب امرتسر
۴۱	کرم الدین صاحب رہتاس
۴۲	احمد مصطفٰے صاحب امرتسر
۴۳	شکر اللہ خاں صاحب ریاست بہاولپور
۴۴	اللہ دتا صاحب ضلع ملتان
۴۵	عبدالرحمٰن صاحب ضلع امرتسر
۴۶	مرزا رحمت اللہ صاحب گجرات شہر
۴۷	نور محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۴۸	محمد الدین صاحب ضلع گجرات
۴۹	رحمت صاحب ضلع گجرات
۵۰	علی محمد صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۵۱	سردار صاحب ضلع گجرات
۵۲	عبداللہ صاحب تونسہ
۵۳	عبدالرحمٰن صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۵۴	اللہ دتا صاحب ضلع گجرات
۵۵	تاج الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۶	محمد مالک صاحب "
۵۷	عیسٰی خان صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۵۸	عثمان غنی صاحب ضلع ملتان
۵۹	دلی محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۶۰	عبدالواحد صاحب کشمیر
۶۱	خدا بخش صاحب سنگرور
۶۲	مولا بخش صاحب ضلع گجرات
۶۳	دلی محمد صاحب ضلع جالندھر
۶۴	رحمت صاحب ضلع گجرات
۶۵	خدا بخش صاحب گوجرہ
۶۶	محمد یعقوب صاحب "
۶۷	علی محمد صاحب ضلع گجرات
۶۸	محمد دین صاحب "
۶۹	سردار خاں صاحب "
۷۰	محمد حسین صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۱	نبی بخش صاحب ضلع جالندھر
۷۲	احمد صاحب ضلع گجرات
۷۳	اللہ رکھا صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۴	فتح عالم صاحب ضلع گجرات
۷۵	رحمت صاحب ضلع گوجرانوالہ
۷۶	منشی صاحب ضلع فیروزپور
۷۷	عبدالحمید صاحب ضلع شیخوپورہ
۷۸	انور بیگ صاحب فیروزپور شہر
۷۹	رحمت اللہ خان صاحب ضلع گوجرانوالہ
۸۰	اللہ بخش صاحب ضلع لاہور
۸۱	فیض اللہ صاحب کشمیر
۸۲	سراج الدین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۸۳	محمد علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۴	ظہور الدین صاحب ضلع لاہور
۸۵	اللہ ددھایا صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۶	روشن الدین صاحب لاہور
۸۷	محمد حسین صاحب ضلع لاہور
۸۸	برکت علی صاحب ضلع گورداسپور
۸۹	اللہ بخش صاحب ضلع لاہور
۹۰	خیر الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۱	سردار خاں صاحب ضلع ہوشیارپور
۹۲	حافظ غوث محمد صاحب خوشاب سرگودھا
۹۳	حافظ خدا بخش صاحب " "
۹۴	محمد الدین صاحب ضلع لاہور
۹۵	عزیز الدین صاحب "
۹۶	کرم الدین صاحب ضلع ہوشیارپور
۹۷	کریم بخش صاحب سرہند
۹۸	عمر الدین صاحب ضلع فیروزپور
۹۹	عبدالغنی صاحب پٹیالہ
۱۰۰	پیرو صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۰۱	برکت علی شاہ صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۲	نور محمد صاحب ضلع لدھیانہ
۱۰۳	سوندھے خاں صاحب پٹیالہ
۱۰۴	مرزا رشید اللہ بیگ صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۵	علی احمد صاحب چک نمبر ۱۰ سرگودھا
۱۰۶	محمد بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۷	ظفر اللہ خاں صاحب ضلع سرگودھا
۱۰۸	فضل محمد صاحب ضلع لدھیانہ
۱۰۹	الٰہ بخش صاحب ضلع لائلپور
۱۱۰	ماسٹر عمر الدین صاحب ضلع لدھیانہ
۱۱۱	علی محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۱۲	قدرت اللہ صاحب سرگودھا
۱۱۳	نصر اللہ خاں صاحب "
۱۱۴	فضل کریم صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۱۵	حبیب اللہ صاحب ریاست پٹیالہ
۱۱۶	فضل صاحب وزیرآباد
۱۱۷	حسن محمد صاحب ضلع لدھیانہ
۱۱۸	شیر محمد صاحب "
۱۱۹	مولوی گل محمد صاحب ضلع سرگودھا
۱۲۰	محمد فضل الٰہی صاحب لاہور
۱۲۱	علی احمد صاحب ضلع لائلپور
۱۲۲	نصیر احمد خاں صاحب "
۱۲۳	محمد حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۲۴	سوہنا صاحب ضلع لاہور
۱۲۵	عبدالکریم صاحب لاہور
۱۲۶	محمد شفیع صاحب ضلع ملتان
۱۲۷	رحمت صاحبہ اہلیہ منشی فضل الرحمٰن صاحب جموں
۱۲۸	چنن دین صاحب ضلع لاہور
۱۲۹	سراج الدین صاحب "
۱۳۰	جلال الدین صاحب سرگودھا
۱۳۱	عبدالمجید صاحب لاہور
۱۳۲	میاں محمد بخش صاحب ضلع ملتان
۱۳۳	غلام حیدر صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۳۴	چراغ الدین صاحب ضلع لاہور
۱۳۵	فتح الدین صاحب "
۱۳۶	محمد عمر صاحب ضلع فیروزپور
۱۳۷	دین محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۳۸	عزیز احمد صاحب ضلع ملتان
۱۳۹	رحیم بخش صاحب منٹگمری
۱۴۰	لکھا صاحب "
۱۴۱	احمد بخش صاحب گمھیانہ
۱۴۲	فقیر محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۴۳	عبدالکریم صاحب گمھیانہ
۱۴۴	منشی صدر الدین صاحب جھنگ شہر
۱۴۵	شیر نعمان صاحب گمھیانہ
۱۴۶	شان محمد صاحب ضلع گجرات
۱۴۷	جان محمد صاحب " "
۱۴۸	کرم رسول صاحب چک ۱۰ سرگودھا
۱۴۹	غلام علی صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۵۰	برکت صاحب ضلع ملتان
۱۵۱	بشیر احمد صاحب خوشاب
۱۵۲	ظفر الدین احمد صاحب قلعہ شیخوپورہ
۱۵۳	سردار خاں صاحب بابا بکالہ
۱۵۴	پیراندتا صاحب ضلع گجرات
۱۵۵	شاہ محمد صاحب ضلع فیروزپور
۱۵۶	عبدالرزاق صاحب ضلع شاہپور
۱۵۷	اللہ دتا صاحب ضلع فیروزپور
۱۵۸	سردار خاں صاحب ضلع گجرات
۱۵۹	فضل احمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۶۰	غلام احمد صاحب ضلع گجرات
۱۶۱	غلام محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۶۲	نور محمد صاحب ضلع شیخوپورہ

(باقی)

نئے سال کے نئے نئے علمی و روحانی تحفے

خریدئے - پڑھیئے - اور حظ اٹھائیے

یہ کتابیں ضرور خریدیے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی ان کے خریدنے کی جلسہ سالانہ پر پرزور سفارش فرمائی تھی

تبلیغی تحفہ یعنی احمدیہ کیلنڈر ۱۹۲۹ء ضرور خریدیے چار رنگوں میں چھپا ہے۔ اور دو دلنواز فوٹو بھی ہیں۔ قیمت فی ۴/ ایک روپیہ کے پانچ

حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے

یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ معرکتہ الآرا تقریر ہے۔ جو حضور نے پچھلے سالانہ جلسہ کے آخری دن فرمائی تھی۔ اس میں غیر احمدیوں کے اس اہم اور وزنی سوال کا نہایت ہی مدلل معقول۔ مکمل اور تسکین بخش جواب دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر کیا کیا کام کر دکھایا؟ درحقیقت یہی وہ سوال ہے۔ جو عام طور پر ہر طبقہ وخیال کے لوگوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اور اگر انہیں اس سوال کا معقول جواب مل جائے۔ تو یقیناً بہت سی سعید روحیں حلقہ بگوش ہو سکتی ہیں۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ اس لطیف پاکیزہ اور پر حقائق تقریر کی متواتر بھرمار اشاعت کریں۔ خدا کے فضل سے شاندار نتائج نکلیں گے۔ چونکہ یہ تقریر اس قابل ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کیا جائے۔ اس لئے ہم نے تجارتی مفاد سے قطع نظر کر کے نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ تاکہ دوست آسانی کے ساتھ اس کی کافی تعداد خرید کر بانٹ سکیں۔ اس کتاب کی ضخامت ۱۶۰ صفحہ ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی بہترین۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت قسم اول ۶/ ایک روپیہ کے تین اور جو تقسیم کرنے کیلئے سو یا سو سے زیادہ لینگے۔ ان سے قسم اعلیٰ کی قیمت فی سینکڑہ پچیس روپے۔ اور (قسم دوم ختم ہو چکی ہے) جو تقریباً عام لاگت ہی کے برابر ہے لیجائیگی امید ہے احباب اس بے حد مفید اور سستی کتاب کی حتی الامکان زیادہ مقدار خرید کر اپنے اپنے حلقۂ اثر میں تقسیم کریں گے۔ پانچ ہزار میں سے ایک ہزار باقی ہے۔ احباب جلد منگوالیں ؛

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء

یہ پر معارف اور نصائح سے لبریز تقریر حضور نے جلسہ سالانہ ۲۷ء کے دوسرے دن فرمائی تھی جن دوستوں نے اسے سنا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس میں حضور نے کیا کچھ فرمایا۔ اور اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا کس قدر نافع اور سود مند ہے لیکن جو اس کو کسی وجہ سے نہ سن سکے۔ انہیں ہم کہیں گے کہ اس موقع کو نہ گنوائیے۔ اور چند پیسے خرچ کر کے اس بیش بہا تقریر کو ضرور پڑھیئے۔ اور ایمان اور ایقان میں اضافہ کیجئے۔ حجم ۵۲ صفحہ قیمت صرف ۴/ ایک روپیہ کے پانچ

دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں

اس رسالہ میں وہ تقریریں جمع کی گئی ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر ۱۷ جون کو ہندو سکھ اور عیسائی اصحاب نے ملک کے مختلف علاقوں میں آنحضرت صلعم کی سیرت اور عدیم النظیر قربانیوں اور بے مثال احسانات پر فرمائیں۔ آقائے دوجہاں کی جس رنگ میں ان غیر مسلم حضرات نے مدحت سرائی کی ہے۔ وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ احباب اس بیش بہا تحفہ کو کافی تعداد میں خریدیں۔ اور اپنے غیر مسلم دوستوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ ان کے دل سے وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو بدباطن دشمنان اسلام کی بدولت ان کے دلوں میں جاگزیں ہو چکی ہیں یہ رسالہ تھوڑی تعداد میں چھپا ہے۔ اس لئے جلد خرید لیجئے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ مگر قیمت صرف ۶/ ایک روپے کے تین۔

مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ

یہ وہ مہتم بالشان مضمون ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے نہرو رپورٹ کی متعلق مسلم پبلک پر واضح کرنے کے لئے رقم فرمایا۔ خدا کے فضل سے یہ اسقدر مقبول ہوا۔ کہ اس کا دوسرا ایڈیشن چھپا۔ تو دوسرے دن ہی فروخت ہو گیا۔ اور تیسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ صرف ایک سو کاپیاں باقی ہیں۔ احباب جلد خرید لیں۔ قیمت قسم اعلیٰ ۶/ قسم دوم ۴/

دنیا کا محسن

یہ حضرت خلیفۃ المسیح کا وہ معرکتہ الآرا لیکچر ہے۔ جو حضور نے ۱۷ جون کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت بے نظیر قربانیوں اور عدیم المثال احسانات پر فرمایا تھا اس کا پہلا ایڈیشن پانچ ہزار چھپا تھا۔ جو چند ہی دنوں میں فروخت ہو گیا۔ اب دوبارہ پہلے سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ چھپوایا گیا ہے۔ جن دوستوں نے ابھی اسے نہیں پڑھا۔ وہ ضرور پڑھیں۔ اور اس سے لطف اندوز ہوں۔ قیمت فی نسخہ ۱/ اور فی سیکڑہ پندرہ روپے ۱۵/

برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم

اس دلآویز اور فرحت انگیز رسالہ میں آنحضرت صلعم کی عظمت و صداقت جلال و کمال کے اظہار میں باسٹھ ۶۲ کے قریب ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ آریہ اور برہمو سماجی عالموں اور محققوں کی نہایت ہی شاندار رائیں اور نظمیں جمع کی گئی ہیں۔ جو یقیناً یقیناً اس قابل ہیں کہ انہیں کثرت کے ساتھ غیر مسلموں میں تقسیم کیا جائے کیونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ اسے پڑھیں۔ اور اپنے ہی بھائی بندوں کی تحقیق پڑھکر ان کے دل پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق وحقانیت کا گہرا نقش نہ جمے۔ کاغذ ولایتی۔ لکھائی چھپائی بہترین۔ حجم ۱۰۰ صفحہ مگر قیمت صرف ۴/ ایک روپے کے چار۔

ملنے کا پتہ:- بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان

اشتہارات کی صحت کا ذمہ وار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں سکنی اراضی

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی جو محلہ دارالبرکات اور محلہ دارالفضل کے درمیان واقع ہے۔ اور اندر کی طرف بھی۔ قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کر دی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جا سکتی ہے۔ خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل سے خط و کتابت فرمائیں ؛

مرزا بشیر احمد قادیان

غور سے پڑھیئے

آپ کے فائدہ کی بات ہے

صاحبان آپنے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہو گا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرہ سے کام سے دم چڑھ جانا۔ کمی خون۔ کمزوری عام۔ بدن سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہوتا۔ اشتہا کم قبض وغیرہ کی شکایت۔ ان کیلئے عرق نور اکسیر ہے۔ اور امراض تلی کیلئے تریاق۔ موسمی بخار کے ایام سے پہلے اس کا استعمال کیا جاوے۔ تو بخار نہیں ہوتا بمصفی خون اعلیٰ درجہ کا ہونے کیوجہ سے جیسے کہ یہ مریض کے لئے مفید ہے ویسا ہی تندرست کے لئے بھی مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جاوے۔ اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ بھیجا جاتا ہے

قیمت ایک بوتل وزنی ۱۱ چھٹانک ایک روپیہ عہ

بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے عرق نور مجرب المجرب ہے اس کے استعمال سے ماہواری خرابی اور قلت خون درد وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہو گئے ہیں۔ تو آپ ایسا کریں۔ کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہان تحریر کر کے کہ ہم موجد عرق نور کو مبلغ اتنی روپیہ بعد حصول اولاد ادا کر دیں گے۔ کسی قسم کا عذر نہ ہو گا۔ تو ہم آپ کو مفت دوائی روانہ کر دیں گے۔ صرف خرچ ڈاک آپکو دینا ہو گا۔ لقد قیمت ۴۸ خوراک دوائی بمعہ شفا قیمت للعہ

درد شقیقہ۔ ایک منٹ میں آرام قیمت (عہ) شیشی ایک اونس

درد گردہ پندرہ منٹ میں آرام قیمت ایک تولہ دو روپیہ (عہ) خوراک ایک ماشہ

درد عصابہ یا پیل۔ دو منٹ میں آرام قیمت دو روپیہ (عہ) شیشی ۲-۱ اونس بمعہ چھ عدد گولیاں

بواسیر خونی۔ ہر سہ قسم قیمت (دوائی خوردنی اور لگانے کی) ۳ سے ۵ تک مطابق مرض

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر

انڈیا اینڈ افریقہ قادیان پنجاب

حکیم عزیز الرحمٰن شفاخانہ عزیز صادق

قلعہ سٹریٹ امرتسر

قادیان میں مکان بنانے

باموقع زمین کے لیجئے

اب قادیان میں خدا کے وعدہ کے مطابق ریلوے لائن جاری ہو گئی ہے۔ ۱۱ر جنوری کے الفضل میں حضرت مسیح موعودؑ کی دو خوابیں چھپی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت اب چلا آ رہا ہے۔ کہ قادیان کی زمین کی قیمت بہت بڑھ جائیگی۔ پر نہ خریدنے والوں کو سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ ہو گا۔ ہمارے پاس چند قطعات اراضی بورڈنگ ہائی سکول کے عقب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہاکی گراؤنڈ کے جانب مغرب اور صدر انجمن کی کوٹھی کے شمال جنوب میں واقع ہیں۔ مسجد نور سے صرف دو منٹ کا راستہ ہے۔ سڑک دونوں طرف موجود ہے قیمت فی مرلہ ۳ روپیہ رہے۔ اس میں کم و بیش نہ ہو گا۔ پتہ ذیل سے جلد خط و کتابت کریں۔

غلام محی الدین و فضل خالق احمدی بازار کھلونیاں امرتسر

ہندوستان کی خبریں

——— امان اللہ خاں ۱۵ جنوری کو بخیر و عافیت قندہار پہنچے۔ جہاں انہوں نے قصر شاہی پر پرچم شاہی اڑا دیا۔

——— ۱۸ جنوری کو نئی دہلی سے خبر آئی ہے۔ کہ بچہ سقہ نے کابل میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اپنا نام امیر حبیب اللہ خان غازی رکھا ہے۔ عنایت اللہ خاں تخت و تاج سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ اور جدید بادشاہ سے انتظام کر کے آج صبح ایک انگریزی طیارہ میں سوار ہو کر پشاور کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ قندھار جائیں گے۔

——— جلال آباد سے خبر آئی ہے۔ کہ قبائل شنوار اور دیگر قبائل کے نمائندے نئے بادشاہ سے ملنے کابل گئے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ امان اللہ خاں نے والی قندھار کو حکم دیا ہے۔ کہ شاہی جھنڈا جو ۱۵ جنوری کو نصب کیا گیا تھا اتار لیا جائے۔ کیونکہ وہ افغانستان کے بادشاہ نہیں رہے۔

——— پشاور سے خبر آئی ہے۔ کہ ۱۸ جنوری کو ۴ بجے شام عنایت اللہ خاں معہ سردار عبد العزیز خاں سابق وزیر جنگ اور سردار عبد الحکیم اور عبد الوحید اور عبد التواب پسران محمود بیگ طرزی معہ اہل و عیال بذریعہ طیارہ کابل سے یہاں آ پہنچے۔

——— جدید دہلی - ۱۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امان اللہ خاں قندھار میں لشکر فراہم کر رہے ہیں۔ اور بہت جلد باغیوں کے خلاف لشکر کشی کرنے والے ہیں۔

——— کوئٹہ ۱۹ جنوری۔ چمن کے مسافروں کا بیان ہے۔ کہ امان اللہ خاں نے قندھار میں ایک عظیم الشان دربار منعقد کیا۔ جس میں اہل قندھار سے امداد کے لئے اپیل کی۔

——— پشاور - ۱۹ جنوری۔ آزاد علاقہ کے مہمند آفریدی اور اورکزئی قبائل کے تین ہزار نمائندگان کا ایک جلسہ آج بعد دوپہر بیرون دروازہ ڈبگری منعقد ہوا۔ قرار پایا۔ کہ باغیوں کے مقابلہ میں افغانستان کے شاہی خاندان کی حمایت کی جائے اور اس امر کا انتظام کیا گیا۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے مسلح لشکر ڈکہ بھیج دیئے جائیں۔

——— لندن سے رائٹر کا پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ تمام کابل پر حبیب اللہ خاں (بچہ سقہ) کا کامل تسلط ہو گیا ہے۔ شہر میں بدامنی دکھائی نہیں دیتی۔ تمام غیر ملکی سفارتخانے محفوظ ہیں۔ نئے حکمراں کے حفاظتی سپاہی ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ غیر ملکیوں کے ساتھ باغیوں کا رویہ بالکل دوستانہ ہے۔

——— جدید دہلی - ۱۹ جنوری - اطلاع آئی ہے۔ کہ افغانستان کی مغربی سرحد پر بغاوت برپا ہو گئی۔ جس میں کہا جاتا ہے۔ کہ شنواریوں نے سوائے گورنر کے تمام افغان عہدیداروں کو قتل کر دیا ہے۔

——— دہلی کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ سردار محمود طرزی۔ سردار غلام صادق اور سردار محمد یعقوب اور امان اللہ خاں کے سابق وزرا امان اللہ خاں کی خدمت میں قندھار پہنچ گئے ہیں۔

——— کلکتہ - ۱۷ جنوری - ممتاز بیگم۔ مسٹر عبد الرحمٰن سے طلاق لینے کے بعد بمبئی میں اپنے مقتول عاشق مسٹر باؤلا کے مکان پر قیام پذیر ہے۔ بمبئی کے نامہ نگار فارورڈ کو اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک امریکن فلم کمپنی نے ممتاز بیگم سے دو سال کے لئے پانچ لاکھ روپے کی رقم پر فلم میں کام لینے کا معاہدہ کیا ہے۔

——— حیدر آبادی معاصر مشیر دکن رقمطراز ہے۔ کہ ۱۵ اسفندیار سے نواب ذوالقدر جنگ بہادر معتمد عدالت و کوتوالی اور نواب سردار نواز جنگ بہادر ناظم بتہ خانہ جات سرکاری وظیفہ پر علیحدہ کر دئے جائیں گے۔

——— بمبئی - ۱۷ جنوری - آج خسرو نامی جہاز ۵۰۰ حاجیوں کو لے کر عازم جدہ ہوا ہے۔ اس سال فریضہ حج کو ادا کرنے والوں کی یہ پہلی جماعت ہے۔

——— کلکتہ - ۱۸ جنوری - مفرور شہزادہ محمد عمر کے سات بھائی اور ان کا بھتیجہ کلکتہ میں حکومت ہند کے احکام کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ شہزادے باستثنائے عبد العزیز خاں آج جہاز "ایلنگا" میں رنگون جا رہے ہیں۔ سردار عبد العزیز خاں یک شنبہ کو بھیجے جائیں گے۔

——— پشاور - ۱۸ جنوری - برطانی قونصل کے سوا جملہ دول کے قونصل کابل سے اپنے اپنے ممالک کی طرف رخصت ہو گئے ہیں۔

——— کلکتہ ۱۸ جنوری - بندرگاہ کلکتہ کے حکام کو اطلاع ملی۔ کہ حاجیوں کا ایک جہاز غرق ہو گیا ہے۔ اور یہ کہ مسافر حاجیوں کا کوئی پتہ نہیں۔ اس پر حکام نے ایک دخانی کشتی جزیرہ ساگور کو بھیجی۔ اس پیغام سے یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ سات کشتیاں ساحل پر چڑھ گئی ہیں۔ اور مسافر بے سرو سامانی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔

——— مدراس - ۱۶ جنوری - مدورا کی ایک خبر مظہر ہے کہ ایک عورت نے اپنے لڑکے کی بینائی واپس آنے کے لئے خود کو جلا ڈالا۔ اس کا پندرہ سالہ بچہ موتی جھارہ کے بخار میں مبتلا تھا۔ اور اس کے اثر سے اس کی بینائی معدوم ہو گئی تھی۔

——— کراچی - ۱۶ جنوری - آج جبکہ جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں ایک شخص ایک مقدمہ میں شہادت دے رہا تھا۔ بے ہوش ہو کر دھڑام سے فرش پر گر پڑا۔ طبی امداد دی گئی۔ مگر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ڈاکٹر نے حرکت قلب بند ہو جانے کو موت کی وجہ بتلائی۔

——— دہلی - ۱۷ جنوری - آج انڈین سول سروس کے مقابلہ کا امتحان ختم ہو گیا ہے۔ اس سال امتحان میں تقریباً ۲۰۰ امیدوار شامل ہوئے تھے۔

——— ۱۳ جنوری کو مظفر نگر میں دہلی کے جتیندر کمار بھانجہ بھگوان دین کی شادی ماسٹر بشنبر سہائے کی لڑکی سے ہوئی دولہا جین اور دلہن آریہ سماجی والدین کی لڑکی ہے۔ شادی کی کوئی رسم ادا نہیں کی گئی۔ لڑکے اور لڑکی نے ایک دوسرے سے سوال و جواب کئے۔ اور ایک دوسرے نے خاوند بیوی ہونے کا اقرار کیا۔

——— چک ۹۰ شمالی متصل سرگودھا میں ایک آتشباز نے لوہڑی اور شادیوں کے واسطے سامان آتشبازی تیار کر رکھا تھا ۱۱ جنوری رات کو کمرے کے اندر سوئے۔ گھر کے چھ آدمی اور ۳ مہمان تھے حقہ یا کسی اور وجہ سے چنگاری آتشبازی میں جا پڑی۔ آتشبازی کو آگ لگ گئی۔ دروازہ نہ کھل سکا۔ ۹ آدمی اندر ہی مر گئے۔

——— دہلی - ۱۸ جنوری - باوثوق و باخبر حلقوں میں تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ گذشتہ ماہ کے اخیر میں کابل میں حالت خراب ہونی شروع ہوئی تھی۔ اور کلکتہ سے وائسرائے ہند کی روانگی سے پیشتر انہیں کابل سے تار موصول ہوا تھا۔ کہ اگر حالت اس قدر بگڑ گئی۔ کہ شاہ امان اللہ کو پناہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو کیا انہیں ہندوستان میں پناہ حاصل ہو سکے گی۔ مزید اطلاع یہ ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے فوراً ہی صاحب وزیر ہند کو تار دیا۔ اور وہاں سے اثبات میں جواب موصول ہوا۔

——— لاہور ۱۸ جنوری - آج ۶ بجے شام رسالدار نرپ سنگھ کو تیس ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

——— کلکتہ ۱۸ جنوری - ہندوستان میں پہلی مرتبہ جملہ مذاہب کی ایک پارلیمنٹ ۲۷ جنوری کو کلکتہ میں زیر صدارت ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور منعقد ہو گی۔ پارلیمنٹ کا مقصد زمانہ حال کی سوسائٹیوں میں مذہبی سرد مہری کو دور کرنا اور دنیا میں امن و امان و باہمی برادرانہ تعلق قائم کرنا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں!

——— واشنگٹن ۱۵ جنوری - سٹیٹ نے ۸۵ موافق اور ایک مخالف رائے سے کیلوگ کے معاہدہ کی تصدیق کر دی ہے۔

——— لندن - ۱۷ جنوری - مکتی فوج کی ہائی کونسل نے ۵۵ ووٹوں سے بمقابلہ ۸ ووٹوں کے اس بات کا فیصلہ کیا۔ کہ جنرل بوتھ کو مکتی فوج کی سب سے بڑی کمانڈ سے ہٹا دیا جائے۔ کیونکہ وہ اپنے فرائض سرانجام دینے کے نااہل ہیں۔ ہائی کونسل کے فیصلہ سے بذریعہ ٹیلیفون سوتھ فیلڈ میں جنرل کو مطلع کیا گیا۔

——— لندن - ۱۹ جنوری - مرض سرطان کے خلاف جو برطانوی جدوجہد جاری ہے۔ اس کی گرانڈ کونسل نے پانچ پانچ سو سٹرلنگ کے انعامات بابت ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۴ء ان اشخاص کو دینے منظور کئے ہیں۔ جو کہ مرض مذکور میں تحقیقات کا بہتر کام کر کے دکھلائیں گے۔

——— کراکس (وینزویلا) ۱۸ جنوری - کمانا میں زلزلہ سے ۲۵ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ گورنر کا ماسکی پیغام مظہر ہے کہ یہاں کی ہر ایک عمارت شکستہ ہو گئی ہے۔ اور سلسلہ تار برقی میں رد و کاٹ پڑ گئی ہے۔ وینزویلا کے دیگر مقامات پر جھٹکے محسوس ہوئے ہیں۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)